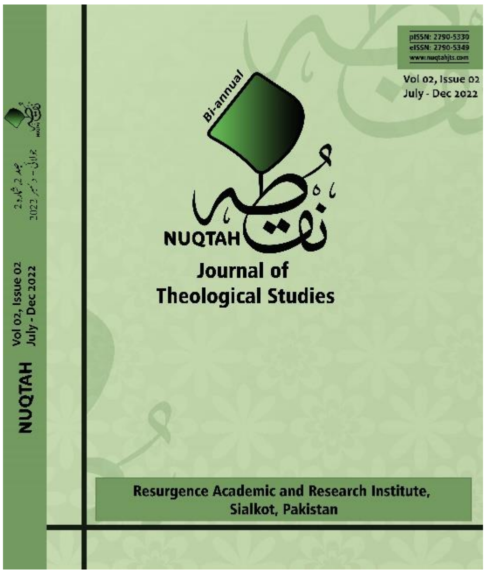

NUQTAH Journal of Theological Studies

Editor: Dr. Shumaila Majeed
(Bi-Annual)
Languages: Urdu, Arabic and English
pISSN: 2790-5330 eISSN: 2790-5349
https://nuqtahjts.com/index.php/njts

Published By:
Resurgence Academic and Research Institute, Sialkot (51310), Pakistan.
Email: editor@nuqtahjts.com

انجیل برنباس کا دینیاتی ادب اور مابعد ادوار میں برنباسی فکر کا ارتقاء-ایک تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Religious Literature of the Gospel of Barnabas and Its Evolution in Later Eras

Dr. Atiq Ur Rahman Qureshi
Lecturer, islamiat , Hadaf group of colleges, Peshawar
Email: rahmanatiq042@gmail.com

Dr. Sardar Ali
Assistant professor Department of Islamic Studies,
Qurtuba University of Science and Technology,
Hayatabad, Peshawar
Email: hsardarali313@gmail.com

Dr Atiq Ullah
Lecturer Islamic Studies, SBBU, Sheringal
Email: atiqullah@sbbu.edu.pk

Published online: 30th December 2023

View this issue

OPEN ACCESS

CC BY

Complete Guidelines and Publication details can be found at:

https://nuqtahjts.com/index.php/njts/publication-ethics

انجیل برنباس کا دینیاتی ادب اور مابعد ادوار میں برنباسی فکر کا ارتقاء-ایک تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Religious Literature of the Gospel of Barnabas and Its Evolution in Later Eras

Abstract

The Article discusses the study of the Gospel of Barnabas and its compatibility with Islamic beliefs and teachings. It suggests that the majority of its expressions are in line with the Quran and Islamic religious doctrines, covering topics such as Monotheism, Prophethood, the finality of Prophethood, the issue of the sacrifice of Ismail (Ishmael), and other religious matters. The article discusses the development and differences of Barnabite thought, a theological school of thinking influenced by the teachings of Saint Paul. While Barnabite thought did not completely disappear in comparison to the thought of Saint Paul, it was taught in Christian schools for a specific period. During this time, Barnabite thought had a significant impact on the minds of people of that era. In the future, numerous Christian leaders promoted Barnabite thought, resulting in the emergence of various Barnabite sects.

Keywords: Barnabas, Gospel, Saint Paul, Christianity

سیدنا عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی رخصت ہونے کے بعد بہت سے چاہنے والے ان کے حالات قلم بند کر رہے تھے جو تاریخ میں بعد ازاں اناجیل کہلائی گئیں۔ گو کہ آج مسیحی حضرات کے ہاں صرف چار اناجیل (لوقا، مرقس، یوحنا اور متی) مقبول ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُس زمانے میں بہت ساری اناجیل لکھی گئیں اور گزرتے ہوئے وقت کے ساتھ نایاب ہو گئیں۔ ان میں بہت سی اناجیل جیسے جیمز، تھامس اور پیٹر کے قدیم اوراق آج بھی ملتے ہیں۔ یہ اناجیل باوجود اپنے قدیم اوراق کی دستیابی کے، مسیحی حضرات کے ہاں قبول نہیں کی گئیں کیونکہ ان کی تعلیمات موجودہ عیسائیت سے بالکل مختلف ہے۔ ان اناجیل میں انجیل برناباس کا خاص مقام ہے جو حضرت

برناباس سے منسوب ہے۔ پوپ سیکٹس پنجم کے خفیہ کتب خانے سے برناباس کی لکھی ہوئی انجیل کا برآمد ہونا تاریخ کا ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔ جس کے پہلے ہی صفحے پر عقیدہ ابنیت مسیح کا انکار اور پولوسی عقائد پر کاری ضرب واشگاف الفاظ میں پڑھنے کو ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس انجیل کو عرصہ دراز تک منظر عام سے ہٹانے کی کوششیں کی گئیں۔ چوتھی صدی عیسوی کے پوپ جولیس اول (Pope Julius I) نے حکم نامہ جاری کیا تھا جس کے مطابق اس کے انجیل کے پڑھنے والے کو مجرم تصور کیا جاتا رہا۔

برنباس-ایک تعارف

مسیحیت میں حضرت عیسیٰؑ کے شاگردوں کے لیے جنہیں خود حضرت عیسیٰؑ نے اپنی شاگردی کے لیے نامزد کیا تھا۔ ''حواری'' یا ''رسول'' (Apostle) کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ مسیحی تعلیمات کے مطابق ان رسولوں نے یسوع مسیح سے تعلیم حاصل کی، اُن سے سیکھا اور اُن سے تربیت پائی۔ ان کی تعداد بارہ تھی۔ انجیل متّی میں ان کی تفصیل یوں دی گئی ہے:

> ''اور بارہ رسولوں کے نام یہ ہیں۔ پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور اُس کا بھائی اِندریاس۔ زُبدی کا بیٹا یعقوب اور کا بھائی یُوحنّا، فِلپّس اور برتلمائی، توما اور متّی محصول لینے والا، حلفئی کا بیٹا یعقوب اور تدّی، شمعُون قنانی اور یہُوداہ اسکریوتی جس نے اُسے پکڑوا بھی دیا''۔[1]

برناباس نے اپنی انجیل میں بارہ حواریوں کے نام گنوائے ہیں، جن میں سے ایک نام خود برناباس کا ہے۔ باقی ناموں میں صرف دو نام ہیں جو برناباس کی فہرست سے مختلف ہیں۔ ایک توماس ہے جس کی جگہ برناباس نے اپنا نام بتایا ہے، اور دوسرا شمعون زیلوٹ ہے جس کی جگہ وہ یہوداہ بن یعقوب کا نام لکھتا ہے۔[2]

لوقا کی کتاب "رسولوں کے اعمال" میں برناباس کا ذکر بہت کیا گیا ہے۔ اس طرح، اعمال کی کتاب برناباس کی تعریف میں یہ الفاظ استعمال کرتی ہے:

> ''اور یوسف نام کا ایک لاوی تھا، جس کا لقب رسولوں نے برنباس یعنی نصیحت کا بیٹا رکھا تھا اور جس کی پیدائش کپرس کی تھی۔ اُس کا ایک کھیت تھا جسے اُس نے بیچا اور قیمت لا کر رسولوں کے پاؤں میں رکھ دی۔۔۔ وہ نیک مرد، روح القدس اور ایمان سے معمور تھا۔''[3]

اس پیرا گراف سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں:

1: ان کا اصلی نام ''یوسف'' اور لقب ''برنباس'' تھا، جس کا مطلب ''مطمئن پسر'' یا ''نصیحت کا بیٹا'' ہوتا ہے۔

2: انہیں یہ لقب رسولوں نے اپنی عظمت و عزت کی بنا پر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ حواریوں کے بیچ اعلیٰ درجے اور بلند مقام کے حامل ٹھہرے۔

3۔ ان کی نسبت لاوی اور تعلق قبرصی قوم تھا۔

4۔انہوں نے مسیحیت کی احیاءاور رواج کے لئے اپنی کل جمع پونجی خرچ کردی۔

لُسترہ[4] کے علاقے میں ایک پیدائشی اپاہج کو اپنے لولے پن سے شفا ملنے پر مقامی آبادی نے آپ کو "زیوس"[5] دیوتا سے مشابہ قرار دیا۔[6] آپ ہی نے یروشلم میں سب حواریوں کے سامنے پولس رسول[7] کے ہم خیال ہونے کی گواہی دی،اس سے پہلے حواریوں کواس کے رسول ہونے کا شک تھا۔[8]

انجیل برنباس-بنیادی موضوعات

انجیل برنباس کے متن کے مطالعے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بنیادی عقائد،عبادات اور دیگر تاریخی واقعات کے حوالے سے اس کی بیشتر باتیں قرآن کریم اور اسلامی دینیات کے ساتھ مماثلت رکھتی ہیں بالفاظ دیگر یہ متن قرآن کریم کے الفاظ و معانی کی تائید کرتا ہے۔ مثلاً توحید، رسالت، ختم نبوت، مسئلہ قربانیِ اسمٰعیل[9] اور دیگر بیشتر دینیاتی امور کوئی بھی اس موافقت کو نظر انداز نہیں کر سکتا ہے۔یہی وہ بنیادی وجہ ہے کہ موجودہ عیسائیت اس انجیل کو اپنے مذہبی ادب کا حصہ ماننے کے لیے تیار نہیں اور اس کا شمار اُن کتابوں میں کرتی ہے جو اپنی روایتی اور درایتی معیار کھو چکی ہیں۔اب مسیحی دنیا میں ایک عام قاری کے ذہن میں اس تصور کو بٹھا دیا گیا ہے کہ انجیل برنباس کے مخطوطات اسلامی دنیا نے تشکیل دیئے ہیں تاکہ مسیحی عقائد سے عقیدہ تثلیث،عقیدہ تجسیم خداوندی، عقیدہ ابنویت مسیح اور عقیدہ بابت شخصیت وحقیقت مسیح کا متقابل جواب پیش کیا جاسکے۔جب ایک عام تحقیق کاران مسیحی تحفظات اور اعتراضات کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ اس بات کو نظر انداز کیے بنا نہیں رہ سکتا کہ انجیل برنباس کے نسخے اور مخطوطات تمام تر اُن علاقوں میں پائی گئی ہیں جو کبھی رومی اور بازنطینی سلطنت کے زیرِ تسلط تھے۔اور جہاں مسلمانوں کی رسائی اس وقت ممکن ہوئی جب اسلام نے ساتویں صدی عیسوی میں ان علاقوں کو فتح کیا۔ تحقیق سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ مغربی محققین ہی نے برنباس کی انجیل پر اپنا تحقیقی کام آگے بڑھایا ہے۔یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آج بھی مغرب میں برنباسی فکر اپنا وجود قائم کیے ہے جیسا کہ آئندہ فصل میں یہ بات واضح کی جائے گی کہ عیسائیوں نے تاریخ کے ہر موڑ پر برنباسی فکر کے پھیلاؤ اور اسے قابل عمل بنانے کی کوشش کی ہے۔

اگر ہم اس کی بنیادی تفصیلات کی بات کریں تو بقیہ اناجیل کے مقابلے میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تعلیمات زیادہ صاف، صریح، اور دل نشین طریقے سے بیان کی گئی ہیں۔انجیل برنباس میں توحید کی تعلیم، شرک کا ابطال، عبادات کے بنیادی مقاصد اور بہترین اخلاق کی تعلیم جیسے بنیادی موضوعات کو مؤثر طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں اس انجیل میں واضح طور پر اس بات کا بیان موجود ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں،اس کے ساتھ ساتھ حضرت محمد ﷺ کی آمد کی بشارت کا تذکرہ، خاتم النبیین ﷺ کا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے ہونے کا ذکر، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبیح ہونے کا تذکرہ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر چڑھائے جانے کی تصدیق نہیں کی گئی۔۔

مولانا مودودیؒ[10] انجیل برنباس کے مضامین کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

''اس انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور آپؑ کی تعلیمات ٹھیک ٹھیک ایک نبی کی زندگی اور تعلیمات کے مطابق نظر آتی ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ایک نبی کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں۔ تمام انبیاء اور کتابوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ صاف کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کے سوا معرفتِ حق اور کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے۔ اور جو انبیاء کو چھوڑتا ہے وہ دراصل خدا کو چھوڑتا ہے۔ توحید رسالت اور آخرت کے ٹھیک وہی عقائد پیش کرتے ہیں، جن کی تعلیم تمام انبیاء نے دی ہے، نماز، روزے اور زکوۃ کی تلقین کرتے ہیں۔ اُن کی نمازوں کا جو ذکر بکثرت مقامات پر برنباس نے کیا ہے، اُس سے پتہ چلتا ہے کہ یہی فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشا اور تہجد کے اوقات تھے جن میں وہ نماز پڑھتے تھے، اور ہمیشہ نماز سے پہلے وضو کرتے تھے''۔[11]

درج بالا پیرا گراف کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انجیل برنباس مندرجہ ذیل موضوعات سے بحث کرتی ہے:

- توحید الوہیت
- عقیدہ ابنیت مسیح کی تردید
- نماز پنج گانہ، روزہ اور صدقے کا بیان
- شرک کی مذمت
- نبی خاتم ﷺ کی آمد کی بشارت
- مسئلہ ذبیح
- تصلیب مسیح
- عقیدہ ختم نبوت

ذیل کی سطور میں مذکورہ بالا مباحث کا جائزہ انجیل برنباس کی روشنی میں لیا جائے گا:

توحید کی تعلیم اور ابنیت مسیح کی نفی:

یہ انجیل توحید خداوندی کا درس دیتی ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نبوت کے مرتبے پر فائز ہوئے تو اُن کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جو مکالمہ ہوا، اس کی بابت برنباس لکھتا ہے:

''تب اللہ نے اس سے کہا: "میں اللہ یکتا ہوں اور میرے سوا کوئی معبود پرستش کے قابل نہیں میں ضرب لگاتا ہوں اور شفا دیتا ہوں، مارتا اور جلاتا ہوں۔ دوزخ میں اتارتا ہوں اور واپس نکالتا ہوں۔ اور کوئی بھی یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے تئیں میرے ہاتھ سے نجات دلائے''۔[12]

یہ انجیل واشگاف الفاظ میں عقیدہ ابنیت مسیح کی تردید کرتی ہے۔اس لئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پطرس حواری سے اپنے بارے میں پوچھا،اور پطرس حواری نے آپ کو اللہ کا بیٹا قرار دیا، تو آپ نے اُنہیں سختی سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

''میرے پاس سے چلا جا اس لئے کہ تُو شیطان ہے اور مجھ سے بُرا سلوک کرنے کا قصد رکھتا ہے- پھر گیارہ (شاگردوں) کو یہ کہتے ہوئے ڈرایا: "خرابی ہے تمہارے لئے اگر تم نے اس بات کو سچ جانا-اس لئے کہ میں نے اللہ کی طرف سے اس شخص پر ایک بہت بڑی لعنت پائی ہے جو اس کو سچ جانے"۔اور یسوع نے ارادہ کیا کہ بطرس کو اپنے پاس سے دور کردے''۔[13]

آپؑ نے فرمایا:

''ہر وہ شخص ملعون ہو جو کہ میرے اقوال میں اس بات کو درج کرے کہ میں اللہ کا بیٹا ہوں''۔[14]

پیشن گوئی کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:

''مگر جب اللہ مجھ کو دنیا سے اٹھالے گا تب شیطان دوسری دفعہ ملعون فتنہ کو پھر یوں اٹھائے گا کہ غیر متقی کو یہ اعتقاد کرنے پر آمادہ بنائے گا کہ میں (یسوع) اللہ ہوں یا اللہ کا بیٹا''۔[15]

شرک کی مذمت کا بیان:

شرک ایک ایسا عمل ہے جو مشرک کو تباہی کے کنارے لا کھڑا کر دیتا ہے. انجیل برنباس نے شرک کی مذمت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

''تحقیق وہ اپنے شریک اور نظیروں کو نہیں چاہتا''۔[16]

اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تحقیق اللہ اپنی بزرگی پر غیرت رکھنے والا ہے اور وہ اسرائیل کو ایک عاشق کی مانند پیار کرتا ہے۔اور تم جانتے ہو کہ جب کوئی جوان کسی ایسی عورت پر فریفتہ ہو جو اس کو پسند نہ کرتی ہو بلکہ دوسرے سے محبت رکھتی ہو تو اس جوان کا کینہ بھڑکتا ہے اور وہ اپنے شریک کو قتل کر دیتا ہے''۔[17]

پنج گانہ نماز، روزہ اور صدقے کا ذکر:

روزے اور نماز کا ذکر برنباس کی انجیل میں بہت تکرار سے ملتا ہے۔ذیل میں اس سلسلے میں آپ کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے:

ا: یہ دونوں عبادات قُربت الہی کے حصول کا ذریعہ ہیں۔[18]

۲: نماز کے لیے باوضو ہونا ضروری ہے۔[19]

۳: نماز کا تارک شیطان سے بدتر ہے۔[20]

۴: ''جو انسان مسلسل نماز پڑھتا ہے اُسے یاد کیا جاتا ہے کیوں کہ جو مانگتا ہے وہ پاتا ہے۔اور جو کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے کھولا جاتا ہے۔اور جو سوال کرتا ہے اس کو دیا جاتا ہے''۔[21]

۵: ''ایمان کے بغیر نماز، روزہ اور صدقہ قبول نہیں''۔[22]

۶: ''نماز گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ ہے۔اس لئے کہ نماز ہی نفس کی شفیع ہے۔نماز ہی نفس کی دوا ہے۔نماز ہی دل کی حفاظت ہے۔نماز ہی ایمان کا ہتھیار ہے۔نماز ہی حس کی لگام ہے۔نماز ہی بدن کا وہ نمک ہے جو کہ اس کو گناہ کے سبب سے بگڑنے نہیں دیتا۔نماز ہی ہماری حیات کے وہ دو ہاتھ ہیں جن کے ذریعے سے نمازی قیامت کے دن میں اپنے آپ کو بچائے گا''۔[23]

۷: ''ظاہر سے زیادہ اپنے باطن پر توجہ دینی چاہیے، ایسا شخص جو اپنے ظاہری جسم کو تو پاک رکھے، مگر اُس کا باطن گندہ ہو، ایسے شخص کی عاقبت اللہ کے ہاں بُری ہے چاہے وہ نماز ادا کرے، روزے رکھے اور صدقہ دے''۔[24]

بشارت: خاتم النبیین ﷺ:

برناباس کی انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی یہ بات مذکور ہے کہ مسیح یا مسیّا کی تشریف آوری کی جس نوید کا ذکر پرانے صحائف میں مذکور ہے، وہ میں نہیں بلکہ اس کے مصداق حضرت محمد ﷺ ہیں۔

''کیوں کہ میں اس کے لائق بھی نہیں ہوں کہ اس رسول اللہ کے جوتے کے بند یا نعلین کے تسمے کھولوں جس کو تم مَسیّا کہتے ہو۔جو کہ میرے پہلے پیدا کیا گیا اور اب میرے بعد آئے گا''۔[25]

جب مسیح علیہ السلام سے کاہن نے آنے والے مسیّا کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے جواب میں فرمایا:

''حق یہ ہے کہ اللہ نے ایسا ہی وعدہ کیا ہے۔مگر میں وہ نہیں ہوں۔اس لئے کہ وہ مجھ سے پہلے پیدا کیا گیا ہے اور میرے بعد آئے گا''۔[26]

انہی مسیّا سے متعلق ایک دوسری جگہ یہی سوال منقول ہے۔جس کے جواب میں مسیح علیہ السلام قسم اٹھا کر فرماتے ہیں:

''اس اللہ کی جان کی قسم ہے جس کے حضور میں میری جان استادہ ہو گی کہ درحقیقت میں وہ مَسیّا نہیں ہوں جس کا کہ تمام زمین کے قبیلے انتظار کرتے ہیں جیسا کہ اللہ نے ہمارے باپ ابراہیمؑ سے یہ کہہ کر وعدہ کیا ہے کہ میں تیری ہی نسل سے زمین کے کل قبائل کو برکت دوں گا''۔[27]

ایک بار شاگردوں کے استفسار پر تو آپ علیہ السلام نے بڑی وضاحت کے ساتھ آپ ﷺ کا نام لے کر بتایا:

''شاگردوں نے جواب میں کہا اے معلم وہ آدمی کون ہو گا۔جس کی نسبت تو یہ باتیں کہہ رہا ہے اور جو کہ دنیا میں عنقریب آئے گا؟ یسوع نے دلی خوشی کے ساتھ جواب دیا۔بے شک محمد رسول اللہ ہے''۔[28]

ذبیح کون؟

قرآن مجید میں غور و فکر کرنے سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ اگرچہ قرآن صراحتاً ذبیح کا نام نہیں لیتا لیکن ایسے خاص موقع پر وہ جو اسلوب اختیار کرتا ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں نا کہ حضرت اسحاق علیہ السلام۔ اس کے برعکس کتاب مقدس کی رو سے ذبیح حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں نہ کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام۔ اس ضمن میں بائبل کے الفاظ یہ ہیں:

> ''تب اُس نے کہا کہ تُو اپنے بیٹے اضحاق کو جو تیرا اکلوتا ہے اور جسے تُو پیار کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے ملک میں جا اور وہاں اُسے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کے طور پر چڑھا''۔[29]

عہد نامہ جدید میں ہے:

> ''ایمان ہی سے ابرہام نے آزمایش کے وقت اِضحاق کو نذر گُذرانا اور جس نے وعدوں کو سچ مان لیا تھا وہ اُس اِکلوتے کو نذر کرنے لگا''۔[30]

اس کے برعکس برناباس کی انجیل میں ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو گردانا گیا ہے۔

> ''اور یہ کہ وعدہ (قربانی) اسمٰعیل کے ساتھ کیا گیا تھا نہ کہ اسحاق کے ساتھ''۔[31]

تصلیب مسیح کی نفی:

انجیل برناباس، دوسری انجیلوں کے برعکس اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام مصلوب نہیں کرائے گئے بلکہ یہوداسکریوتی[32] کو اُن کی جگہ مصلوب کیا گیا، جو حضرت مسیح علیہ السلام کو صرف تیس سکوں کے بدلے دشمنوں کے ہاتھوں بیچ لائے تھے۔ آپ اپنے شاگرد برنباس کو اس واقعے کی پیشگی معلومات دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ''پس اے برنباس تو معلوم کر کہ اسی وجہ سے مجھ پر (اپنی) حفاظت کرنا واجب ہے اور عنقریب میرا ایک شاگرد مجھے تیس سکوں کے ٹکڑوں کے باعوض بیچ ڈالے گا۔ اور اس بنا پر پس مجھ کو اس بات کا یقین ہے کہ جو شخص مجھے بیچے گا وہ میرے (ہی) نام سے قتل کیا جائے گا۔ اس لئے کہ اللہ مجھ کو زمین سے اوپر اٹھا لے گا اور بے وفا کی صورت بدل دے گا یہاں تک اس کو ہر ایک یہی خیال کرے گا کہ میں ہوں''۔[33]

برناباس حواری اس پورے واقعے کے عینی گواہ تھے جس کے مطابق یہودا اسکریوتی کو حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ہم شکل کر دیا گیا تھا اور سپاہی اُسے یسوع سمجھ کر گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گئے۔ بعد میں یہودا اسکریوتی کو جب سولی پر چڑھایا جا رہا تھا، اس وقت برنباس کو اپنے استاد (حضرت عیسٰی علیہ السلام) کی پیشن گوئی یاد آئی:

''قسم ہے اللہ کی جان کی کہ یہ لکھنے والا اس سب کو بھول گیا جو کہ یسوع نے اس سے کہا تھا قبل ازیں کہ وہ دنیا سے اٹھالیا جائے گا۔ اور یہ کہ ایک دوسرا شخص اس کے نام سے عذاب دیا جائے گا اور یہ کہ وہ دنیا کا خاتمہ ہونے کے قریب تک نہ مرے گا''۔ ''[34]

عقیدہ ختم نبوت کا اثبات

قرآن مجید اور مروجہ اناجیل کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ ہر نبی نے اپنی قوم کو اپنے بعد آنے والے نبی کی خوشخبری دی ہے۔ برنباس کی انجیل میں بھی ایسی ہی بشارتیں موجود ہیں جو دیگر اناجیل میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ انجیل برنباس میں ختم نبوت کے عقیدے کا بھی واضح اور صریح اظہار کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے آپ ﷺ کے بعد کسی بھی سچے پیغمبر نے نہیں آنا، اور جو کوئی بھی اس قسم کا دعویٰ کرے گا، اُسے جھوٹا قرار دیا جائے گا۔

''کاہن نے جواب میں کہا: 'کیا رسول اللہ (ج) کے آنے کے بعد اور رسول بھی آئیں گے'؟ یسوع نے جواب دیا: 'اس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے نبی نہیں آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی ایک بڑی بھاری تعداد آئے گی۔ اور یہی بات ہے جو کہ مجھے رنج دیتی ہے'۔ ''[35]

مذکورہ تفصیل سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ انجیل برنباس میں حضرت عیسیٰؑ (علیہ السلام) کی زندگی اور تعلیمات کو ایک نبی کی زندگی کے مطابق پیش کیا گیا ہے۔ یہ انجیل تمام انبیاء اور ان کے پیغامات کی وحدت کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ انبیاء کی تعلیمات کے علاوہ علم الٰہی کا اور کوئی حقیقی ذریعہ نہیں ہے۔ انبیاء کو جھٹلانا خدا کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ توحید، نبوت اور بعد کی زندگی کے بنیادی عقائد پر تمام انبیاء نے مسلسل زور دیا ہے۔ ان تعلیمات میں توحید (خدا کی وحدانیت)، رسالت اور آخرت کے تصورات شامل ہیں۔ نماز، روزہ اور صدقہ (زکوٰۃ) کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔ اور پانچوں نمازوں کا مخصوص ذکر ان کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے، جن میں فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے ساتھ ساتھ نماز فجر سے پہلے تہجد بھی شامل ہے۔ ان تمام امور پر یہ انجیل واضح الفاظ میں روشنی ڈالتی ہے اور یہی وہ بنیادی وجہ ہے جو اس انجیل کو مروجہ اناجیل ممتاز کر دیتی ہے۔

برنباسی فکر کا ارتقاء اور مابعد ادوار میں اس سے جنم لینے والے فرقے:

یہ بات کہ سینٹ پال (Saint Paul) کی مذعوم فکر کے مقابلے میں برناباس حواری کی دعوت سرے سے اپنا وجود کھو ہوگئی، غلط ہے، بلکہ ایک مخصوص عرصے تک انجیل برناباس کی تعلیم و تعلم کا سلسلہ مسیحی مدارس میں جاری و ساری رہا، ایک عرصہ دراز تک اس فکر کو قبول عام حاصل رہا۔ اور لوگوں کی اکثریت نے اسے شرف قبولیت بخشا۔ اس فکر نے مقامی آبادی کو اپنا گرویدہ بنایا۔ مسیحی زعماء نے اس فکر کو پروان چڑھایا لیا، یہاں تک کہ یہ مخصوص فکر مختلف برنباسی فرقوں (Pro-Barnabite sects) کی صورت میں ختم ہوئی۔ ذیل کی سطور میں اسی فکر سے وابستہ چند غیر معروف اور گم نام مکاتب فکر کا

تعارف مختصر الفاظ میں کیا جاتا ہے۔

ہائپسسٹرین (Hypsistarian):

یہ عقیدہ تثلیث (Trinity) کا انکار کرنے والی چوتھی صدی عیسوی کی ایک برنباسی فکر ہے اس فکر نے عین اُس وقت عقیدہ تثلیث کا انکار کیا جب پادری حضرات مسیحی روم کے زیر اثر اس خود ساختہ عقیدے کو توثیقی مراحل سے گزار رہے تھے۔اس فکر کے مطابق ساری قوتوں کا مرکز و محور اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔صرف اور صرف اسی بنیاد پر وہی عبادت کے لائق ہے نہ کہ ایک باپ کی حیثیت سے۔وہ تمام مخلوقات سے بالاتر ہے اس کا کوئی مثل اور ہم پلہ اور نہیں۔

پال آف سموساٹا (Paul of Samosata) :

پال آف سموساٹا انطاکیہ کا پادری تھا۔انہوں نے ابنیت مسیح کے عقیدے کا انکار کیا اور کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام الہ نہیں بلکہ ایک عام انسان ہیں اور اعلی صفات کے حامل ہیں۔آپؑ چوں کہ اللہ کے بندے ہیں، اس لیے آپؑ الہ نہیں کیوں کہ کوئی الہ بندہ نہیں بن سکتا نہ ہی بندوں کی سی صفات الہ میں سما سکتی ہیں۔

لیُوسیَن (Lucian) :

لیُوسیَن انطاکیہ کا ایک اور پادری تھا جسے ۳۱۲ء میں شہید کیا گیا، تثلیث کا مخالف تھا۔اُس نے اپنے گھر میں پڑی بائبل سے وہ تمام عبارات مٹا دیں جو عقیدہ تثلیث کو تقویت دیتی تھیں اور ابتدائی اناجیل کا حصہ نہیں تھیں۔

آریوس (Arius) :

آاریوس کا زمانہ ۳۴۶ء کا ہے۔بنیادی طور پر تعلق لیبیا سے تھا۔اسکندریہ کے پادری نے ابتدائی طور پر انہیں ایک ماتحت افسر کے طور پر تعینات کیا تھا، لیکن بعد میں وہ کلیسا سے نکال دیئے گئے۔لیُوسیَن (Lucian) کے معتقد ہونے کے ناطے عقیدہ تثلیث کے سخت مخالف تھے۔۔انہوں نے فرقہ آریوسی (Arian Sect) کے نام سے ایک بڑا فرقہ تشکیل دیا۔جس نے چرچ کی ناک میں دم کر رکھا تھا۔ایریوس نے بہت سارے پیروکاروں کو جمع کر لیا تھا جس کی وجہ سے کلیسا کو بڑی پریشانی ہوئی۔اگر انہیں کلیسا سے دور رکھا جاتا تو یہ کلیسا کے لئے بڑا خطرہ ثابت ہو سکتے تھے، لیکن انہیں کلیسا میں شامل کرنا بھی ممکن نہیں تھا۔آریوس کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایک دائمی حقیقت (Eternal Fact) ہے۔اُن کا کہنا تھا کہ حضرت مسیح دوسروں پر سبقت لے جا سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پر نہیں۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق جس مادے سے ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ اس مادے سے نہیں بنا۔اللہ تعالیٰ کی ذات لامحدود قوت کی مالک (Omni-potent) ہے۔جب کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات محدود قوت کی مالک ہے اور یہ ان کی زوال کی نشانی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کو زوال نہیں آنے والا۔

۳۲۵ء میں نیقیہ کی کونسل نے آریوس کو مرتد قرار دیا اور اُسے جلاوطن کیا اور اُن تمام مسیحیوں کو جلا دیا گیا جو تثلیث

کے قائل نہیں تھے۔اور حکم نامہ جاری کر دیا گیا کہ اب کے بعد کسی کے پاس انجیل بارناباس کا نسخہ پایا گیا تو اسے موت کی سزادی جائے گی۔

سینٹ آنرویوس (Saint Honorius) :

۶۳۸ءمیں مذکورہ تصورات کی بنیاد پر برنباسی فکر کو بڑھانے والے سینٹ آنرویوس(Honorius) تھے۔آنرویوس کادور آغازِ اسلام کا دور تھا اور وہ اس حوالے سے نبی کریم ﷺ کے ہم عہد تھے۔انہوں نے اسلام کی بڑھتے ہوئے تاثر کو دیکھا، جو آریوس کی تعلیمات کے کافی مشابہت رکھتا تھا۔لٰہذا انہوں نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان ایک درمیانی راہ تلاش کرنے پر غور کیا۔وہ سہ دماغی کے مقابلے میں دماغ واحد کے قائل تھے۔اپنے اس نظریئے کا ذکر انہوں نے اپنے خطوط میں کیا۔اُن کے مطابق ''سہ دماغیت'' انتشار کی طرف لے جاتی ہے۔آنرویوس کا یہ نظریہ اللہ تعالی سے متعلق ان کے عقیدہ واحدنیت اور تثلیث کے انکار پر دلالت کرتا ہے۔تقریباً چالیس سال تک یہ نظریہ کسی بھی تنقید کا نشانہ نہیں بنا۔تاآنکہ ۶۸۰ میں یعنی ان کی وفات کے بیالیس سال بعد قُسطنطنیہ میں ہونے والے اجلاس میں اس نظریئے کو قابل مذمت قرار دے کر آنرویوس کو کافر قرار دیا گیا۔آنرویوس نے ۶۳۸ءمیں وفات پائی۔

سوزنی (Sozzini) :

۱۵۴۷ء میں ہم برنباسی فکر سے متاثر سوزنی (Sozzini) کو دیکھتے ہیں۔ان کا اصل نام (L.F.M Sozzini) تھا۔اُس نے نہ صرف عقیدہ تثلیث کو مسترد کیا بلکہ اسے چیلنج بھی کیا۔سوزنی نے حضرت مسیحؑ کی اُلوہیت کا انکار کیا۔ انہوں نے انسانوں کے پیدائشی گناہ گار ہونے کے تصور کی بھی تردید کی۔

ایف-پی سوزنی (F.P. Sozzini) :

۱۵۶۲ءمیں اس کا بھتجا (F.P. Sozzini) انہی افکار کا علمبردار تھا۔اُس نے یوحنّا کی زندگی پر کتاب لکھ کر عقیدہ تثلیث کی مخالفت کی۔

بشپ فرانسس ڈیوڈ (Francis David) :

یہاں پر ۱۵۷۹ء کلیشن برگ(Klausenbrg) کے بشپ فرانسس ڈیوڈ(Francis David) کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے جو عقیدہ تثلیث کا انتہائی سخت مخالف (Anti Trinitarian) تھا۔اس کا پیروکار فرقہ اب بھی ''ریکوین''(Racovian) کے نام سے پولینڈ میں موجود ہے جو آریوسی فکر کا زبردست علمبردار ہے۔[36]

ہمارے علم کے مطابق اس وقت دنیا میں برنباسی فکر کے حامل فرق کا کوئی وجود نہیں۔ مرور زمانہ کے ساتھ یہ فرقے اپنا وجود کھو چکے۔ پال آف سمیسٹا تیسری صدی عیسوی میں انطاکیہ کا بشپ رہا۔ لیکن ان کے متنازعہ عقائد اس وقت کے عیسائی برادری میں وجہ نزاع بنے اور انہیں غیر روایتی سمجھا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ 268 عیسوی میں انطاکیہ میں منعقد ہونے والی مجلس نے پال آف سمیسٹا کو بدعتی قرار دے دیا۔ اور یوں یہ فکر اپنی موت آپ مری۔ ریکوین (Racovian) فرقہ جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے، بھی سولہویں اور سترویں صدی میں سوسینین (Socinians) کی تحریک کا مرہون منت تھا۔ یہ تحریک پولینڈ میں ابھری۔ جو تقریباً دو صدیوں تک تاریخی طور پر باثر رہی۔ پولینڈ میں قائم عیسائی حکام نے اس فکر کے حاملین کو بدعتی قرار دے کر اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ سترویں صدی کے آخر تک اس فکر کی سرگرمیاں بڑی حد تک کم ہو گئیں اور بالآخر وقت کے ساتھ ساتھ یہ فرقہ بھی اپنا وجود کھو بیٹھا۔

عصر حاضر میں انجیل برنباس کی اہمیت:

انجیل برنباس نئے عہد نامہ کے برعکس حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی تعلیمات کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے، یسوع کو خدا کے الٰہی بیٹے کے بجائے ایک نبی کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اس لیے اس انجیل کو عیسائی دنیا میں مرکزی حیثیت کے طور پر قبول نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اسے ایک "apocryphal" "جعلی" متن سمجھا جاتا ہے، یعنی اسے مستند صحیفے کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اسے زیادہ تر عیسائی فرقوں کے ذریعہ مستند صحیفے کے طور پر قبول نہیں کیا گیا ہے۔

تاہم، برناباس کی انجیل مختلف وجوہات کی بناء پر بعض علماء اور عوام کے درمیان دلچسپی اور توجہ مرکز رہی ہے۔ موجودہ عیسائیت میں اس کی اہمیت مندرجہ ذیل پہلوؤں سے ہے:

تاریخی اور متنی مطالعہ:

برناباس کی انجیل اپنی تاریخی اہمیت اور ابتدائی عیسائی دور سے تعلق کی وجہ سے علمی دلچسپی کا باعث بنی ہے۔ محققین اس متن کا مطالعہ کچھ ابتدائی عیسائی برادریوں کے عقائد اور نقطہ نظر کو سمجھنے کے لیے کرتے ہیں۔

بین المذاہب مکالمے:

برناباس کی انجیل بین المذاہب مکالموں کا موضوع رہی ہے، خاص کر عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے پر مشتمل ہے اور کچھ اسلامی عقائد کی عکاسی کرتا ہے، جو اسے بین المذاہب سیاق وسباق میں بحث کا موضوع بناتا ہے۔

تقابلی الٰہیات:

اسکالرز اور ماہرین الہیات برناباس کی انجیل کو تقابلی الہیات مطالعہ میں تلاش کر سکتے ہیں تاکہ اس متن اور کینونیکل عیسائی صحیفوں کے درمیان مماثلت اور فرق کو سمجھ سکیں۔ یہ وقت کے ساتھ عیسائی عقائد کے بارے میں بصیرت حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے۔

متبادل تشریحات:

بعض افراد اور گروہ خاص کر الٰہیاتی نقطہ نظر کے حامل افراد کو برناباس کی انجیل میں دلچسپ نکات مل سکتے ہیں۔ تاہم یہ تسلیم کرنا بہت ضروری ہے کہ یہ تشریحات مرکزی دھارے کی عیسائی تعلیمات کی نمائندہ نہیں ہیں۔

ثقافتی اور ادبی قدر:

برناباس کی انجیل بھی ثقافتی اور ادبی اہمیت رکھتی ہے۔ اس کا اثر مذہبی مباحث سے آگے بڑھتا ہے اور تاریخی ادب اور ابتدائی عیسائی مخطوطات کے تناظر میں متعلقہ ہو سکتا ہے۔

برناباس کی انجیل کو عیسائیوں کی اکثریت نے مستند صحیفے کے طور پر قبول نہیں کیا ہے۔ اس کی اہمیت بنیادی طور پر علمی مطالعات، بین المذاہب مکالموں، اور ثقافتی سیاق و سباق میں ہے نہ کہ عیسائی عقیدے کے لیے بنیادی متن کے طور پر۔ خلاصہ یہ کہ اگرچہ برناباس کی انجیل اور نیا عہد نامہ دونوں یسوع کی زندگی پر بحث کرتے ہیں، تاہم دونوں اپنے مواد، اصلیت، عیسائیت کے اندر قبولیت، اور مذہبی نقطہ نظر میں نمایاں طور پر مختلف ہیں۔ نیا عہد نامہ عیسائیت کے لیے مستند صحیفہ ہے، جب کہ برناباس کی انجیل ایک مختلف مذہبی نقطہ نظر کے ساتھ ایک غیر روایتی اور apocryphal متن ہے۔

خلاصہ کلام:

ذیل میں مذکورہ بحث کا خلاصہ نکات کی صورت میں درج کیا جاتا ہے

- انجیل برناباس میں اناجیل اربعہ کی نسبت حیات حضرت مسیح علیہ السلام کا بیان قدرے واضح اور تفصیلا مذکور ہے۔
- اناجیل اربعہ کی نسبت برناباس کی انجیل میں بنیادی عقائد اور عبادات کا ذکر منفرد انداز میں کیا گیا ہے۔ اور اس مقصد کے لیے جس انداز تخاطب کو اپنایا گیا ہے اس کی مثال دوسری اناجیل میں دور دور تک نہیں ملتی۔
- اس انجیل میں پہلی مرتبہ ان عقائد کو کھل کر بیان کیا گیا جو مسلمانوں اور عیسائیوں میں وجہ نزاع بنے ہیں۔ مثلا ابنیت مسیح اور ختم نبوت سے متعلقہ مباحث۔
- برنباسی فکر کو مکمل طور پر سینٹ پال کے تصورات کے مقابلے میں غائب نہیں کیا گیا۔ ایک خاص مدت کے لئے مسیحی اسکولوں میں اس کی تعلیم دی جاتی رہی۔ اس دوران، برنباسی خیالات نے اس دور کے لوگوں کے دماغوں پر بڑا اثر ڈالا۔ مستقبل میں، کئی مسیحی رہنماؤں نے برنباسی خیالات کو ترویج دیا۔

- برنباسی فکر مسیحیت کے تثلیثی تصورات اور اختراعات کے درمیان چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی میں کسی نہ کسی صورت زندہ رہی۔
- موجودہ عیسائیت کے نزدیک انجیل برنباس کا متن ایک متنازعہ اور جعل سازی پر مبنی متن تصور کیا جاتا ہے تاہم یسوع مسیح علیہ السلام کی شخصیت کے متعلق متبادل بیانیہ یا روایتی عیسائیت پر تنقید کرنے اور مختلف نقطہ نظر کی کھوج لگانے کے سلسلے میں اس انجیل سے بے اعتنائی نہیں برتی جاسکتی۔

حوالہ جات(References):

[1] کتاب مقدس(عہد نامہ جدید)،انجیل متّی(لاہور: بائبل سوسائٹی،۱۹۸۴)۱۰/۲ومابعد۔

The Holy Bible, New Testament, Gospel of Mathew (Lahore: Bible Society,1984),10:2.

[2] برنباس،انجیل برنباس،مترجم: مولانا محمد حلیم انصاری(لاہور: ادارہ اسلامیات،۲۰۰۳)،۱۴: ۱۲-۱۷۔

Barnabas, The Gospel of Barnabas, Trans. Maulana Muhammad Haleem Ansari (Lahore: Idara Islamiat, 2003), 14: 12-17.

[3] کتاب مقدس،رسولوں کے اعمال،۴: ۳۶-۳۷، ۲۴ :۱۱.

The Holy Bible, Acts of the Apostles 4: 36-37, 24:11.

[4] **لُستره (Lystra)**:ایک رومی نوآبادی جو قیصر اوگوستس ۶ق-م نے قائم کی۔(کتاب مقدس،رسولوں کے اعمال،۴: ۳۶-۳۷، بذیل لُستره)

The Holy Bible, Acts of the Apostles 4: 36-37 under.

[5] **زیُوس (Zeus)**:یونانی دیومالا میں سماوی اور فضائی مظاہر کا دیوتا، برنباس کو اُس کے قد و قامت کے باعث اس دیوتا سے تشبیہ دی گئی۔(ایضاً،بذیل زیُوس)

The Holy Bible, Acts of the Apostles 4: 36-37 under Zeus.

[6] ایضاً،۱۴: ۱۲۔

Ibid, 14:12.

[7] **ساؤل (Saint Paul)**: سینٹ پال، عبرانی نام ساؤل، رومی نام پولس یا پولوس، موجودہ عیسائیت کا بانی۔ معروف تاریخ نگار H.G. Wells اپنی معروف کتاب

"A Short History of the World" میں لکھتے ہیں کہ ساؤل نے یسوع مسیح کو نہ کبھی دیکھا تھا نہ ہی اُنہیں سُنا تھا۔ چونکہ وہ آفتاب پرستی، یہودیت اور سکندریہ کے مروجہ مذہب کا اچھا خاصہ عالم تھا، اس لیے اُن کے بہت سے خیالات و نظریات عیسائیت میں لے آیا۔ اُن کے مطابق حضرت عیسیٰؑ مسیح موعود ہیں اور اُن کی موت انسان کی نجات کے لیے ایک قربانی تھی۔

H.G. Wells, A Short History of the World (New York: The Macmillan & Company,1922), 222.

[8] ایضاً،۸: ۲۷۔

Ibid, 8:27.

[9] **اسمعیل**: ابراہام اور سارہ کی مصری لونڈی ہاجرہؑ کا بیٹا اسماعیل۔(ابوالفداء اسماعیل ابن کثیر الدمشقی، البدایۃ والنھایۃ(مصر: دار ھجر للطباعۃ والنشر، ۱۹۹۷)، ۱/ ۳٥٤۔

Abu al-Fida Ismail Ibn Kathir al-Dimashqi, al-Bidayah wa-al-Nihayah (Egypt: Dar Hijr lil Taba’ah wa al-Nashr, 1997) 1/354.+

[10] **سید ابوالاعلی مودودیؒ:** ۲۵ ستمبر ۱۹۰۳ء کو اورنگ آباد میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک باضابطہ تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۱۶ء میں مولوی کا امتحان پاس کیا۔ مولانا اشفاق الرحمن کاندھلویؒ سے سُنن ترمذی اور مؤطا امام مالک کے سبق لیے۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۷۹ء کو وفات پائی۔ (سید قاسم محمود، شاہکار انسائیکلوپیڈیا (لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب، 1998)، ۱/۱۰۶)۔

[11] سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، ۲۰۰۰ء)، ج: ۵/ ۴۶۷۔

Sayyid Abul A'la Maududi, Tafheem al-Quran (Lahore: Tarjuman al-Quran, July 2000), 5/467.

[12] برنباس، انجیل برنباس، ۲۹: ۳۷-۳۲۔

Barnabas, The Gospel of Barnabas 29: 32-37.

[13] ایضاً، ۷۰: ۸-۶۔

Ibid, 70: 6-8.

[14] ایضاً، ۵۳: ۳۵۔

Ibid, 53:35.

[15] ایضاً، ۹۶: ۹۔

Ibid, 96:9.

[16] ایضاً، ۲۸: ۹۔

Ibid, 27:9.

[17] ایضاً، ۹۹: ۳۔

Ibid, 99:3.

[18] ایضاً، ۲: ۲۔

Ibid, 2:2.

[19] ایضاً، ۹۲: ۱۳۔

Ibid, 92:13.

[20] ایضاً، ۳۵: ۲۔

Ibid, 35:2.

[21] ایضاً، ۳۵: ۷-۱۰۔

Ibid, 35:2-10.

[22] ایضاً، ۸۹: ۱۶-۱۸۔

Ibid,89:16-18.

[23] ایضاً، ۱۱۹: ۱۰—۱۷۔

Ibid, 119:10-17.

[24] ایضاً، ۶۲: ۱۲۔

Ibid, 62:12.

[25] ایضاً، ۴۲: ۱۳—۱۴۔

Ibid, 42:13-14.

[26] حوالہ مذکور ۹۶: ۴—۵۔

Ibid, 96:4-5.

[27] حوالہ مذکور ۴۴: ۳۰۔

Ibid, 44:30.

[28] حوالہ مذکور ۱۶۳: ۷-۸۔

Ibid, 163:7-8.

[29] کتاب مقدس، عہد نامہ قدیم، پیدائش، ۲۲: ۲۔

The Holy Bible, Old Testament, Gensis, 2:22.

[30] کتاب مقدس، عہد نامہ جدید، عبرانیوں ۱۱: ۱۷-

The Holy Bible, New Testament, Hebrews, 17:11.

[31] برنباس، انجیل برنباس، ۱۴۲: ۱۸۔

Barnabas, The Gospel of Barnabas, 18: 142.

[32] **یہودا اسخریوطی (Judas Iscariot):** شمعون اسکریوتی کا بیٹا۔ یہوداہ اسکریوتی مسیحیوں کے نزدیک ایک غدار شخص ہے، جس نے اناجیل اربعہ کے مطابق یسوع مسیح کو پکڑوایا تھا اور اس غداری کے عوض اُس نے لوگوں سے ۳۰ سکے لیے تھے۔ (کتاب مقدس، عہد نامہ جدید، کتاب متی ۲۶: ۱۵-۱۴)

[33] انجیل برنباس ۱۱۲: ۱۳-۱۵۔

The Gospel of Barnabas 13: 112-15.

[34] حوالہ مذکور، ۲۱۷: ۲۰۔

Ibid, 20:217.

[35] حوالہ مذکور، ۱۷: ۷-۹۔

Ibid, 17:7-9.

[36] M.A Rahim, The Gospel of Barnabas (Oxford: Oxford Clarendon Press, 12th ed. 1992), xiii.